67728 - حج میں حلال ہونے کے لیے بال کاٹنے میں شک ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

میں ادھیڑ عمر عورت ہوں، الحمد للہ میں نے اس برس فرضی حج کیا، اور طواف افاضہ کے بعد میری ایک بہن نے کہا کہ لاؤ میں آپ کے بال کاٹ دوں تا کہ تم حلال ہو جاؤ، اور جب ہم اپنے ملك واپس پہنچے تو مجھے شک ہونے لگا کہ آیا اس عورت نے میرے بال مطلوبہ شکل میں کاٹے تھے یا نہیں؟
میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے معلومات فراہم کریں تا کہ حج صحیح ہونے کےمتعلق میرا ضمیر مطمئن ہو سکے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کرام کا فیصلہ ہے کہ جس نے کوئی عبادت کی اور وہ عبادت پوری ہو چکی ہو اور بعد میں اسے شك پیدا ہو جائے کہ آیا اس نے اسے پورا کیا ہے یا نہیں ؟ اور یہ شك یقین کے مرتبہ تك نہ پہنچتا ہو تو یہ شك غیر معتبر ہے، اور ان شاء اللہ اس کی وہ عبادت صحیح ہے.

اور خاص کر بہت شکوك کا مالك جب کوئی عبادت کرے تو اس طرح کے شخص کے لیے اپنے شکوك کی جانب متوجہ ہونا جائز نہیں، کیونکہ یہ شیطان کے ہتھکنڈے اور جال ہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب کوئی شخص طواف کر رہا ہو اور اسے طہارت میں شك پیدا ہو جائے تو اس کا یہ طواف صحیح نہیں ہو گا؛ کیونکہ یہ طہارت اس عبادت کے لیے شرط ہے، فراغت سے قبل، تو یہ اسی طرح ہے جیسے کسی شخص کو دوران نماز طہارت میں شك ہو جائے.

لیکن اگر شك عبادت سے فراغت کے بعد ہوا تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا؛ کیونکہ عبادت سے فارغ ہو جانے کے بعد اس کی شرط میں شك ہونا کوئی مؤثر نہیں ہوتا"

دیکھیں: المغنی (3 / 187).

زرکشی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" امام شافعی رحمہ اللہ نے دوران فعل شك ہونے اور فعل مكمل ہونے كے بعد شك ہونے ميں فرق كيا ہے، اور دوسرے ميں شك ہونے ميں اس عمل كو دوبارہ كرنا واجب نہيں كيا؛ كيونكہ ايسا كرنے ميں مشقت ہے، كيونكہ اگر نمازى كو ياد ركھنے كا مكلف كيا جائے تو كوئى بھى اس كى طاقت نہيں ركھے گا، اس ليے اس ميں نرمى كر دى گئى" انتہى

ديكھيں: المنثور فی القواعد الفقهية (2 / 257).

مستقل فتوى كميٹى سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

كيا ركعات يا طواف يا سعى مكمل ہونے كے بعد اس كے چكروں ميں شك كى طرف التفات كيا جائے گا ؟

اور اسى طرح وضوء ميں شك معتبر ہو گا يا نہيں ؟ يعنى كيا عبادت مكمل ہو جانے كے بعد شك كو اہميت حاصل ہے يا نہيں ؟

كميٹى كا جواب تھا:

طواف اور سعى اور نماز مكمل ہو جانے كے بعد شك ہونے ميں كوئى دھيان نہيں ديا جائے گا، كيونكہ عبادت كا سليم ہونا ظاہر ہے" انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 143).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے سوال كيا گيا:

ايك شخص كو نماز ميں بہت شكوك پيدا ہوتے ہيں، آپ كيا راہنمائى كرتے ہيں؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" كثرت شكوك كو ختم كرنا ضرورى ہے، اور اس كى جانب توجہ نہيں دينى چاہيے؛ كيونكہ يہ وسوسے والے شخص كو ہى پيدا ہوتے ہيں، اور پھر شيطان صرف اسے شكوك ميں ہى مبتلا كرنے پر اقتصار نہيں كرتا بلكہ اسے كئى دوسرے امور ميں بھى شك ميں مبتلا كرتا ہے، حتى كہ حالت يہاں تك پہنچ جاتى ہے كہ اسے توحيد اور اللہ تعالى كى صفات كے متعلق بھى وسوسے اور شك ميں مبتلا كر ديتا ہے، اور اسے بيوى كو طلاق اور اس كے ساتھ باقى رہنے كے متعلق بھى شكوك ميں مبتلا كر ديا ہے، اور ايسا انسان كى عقل اور اس كے دين كے ليے بہت ہى زيادہ خطرناك ہے"

اس لیے علماء کرام نے کہا ہے کہ: تین حالات میں شکوک کی طرف توجہ نہیں دی جائیگی:

پہلی حالت:

صرف وہم ہو اور اس کی کوئی حقیقت نہ ہو، اسے کوئی اہمیت نہیں دی جائیگی اورمطلقا چھوڑ دیا جائیگا.

دوسری حالت:

شکوک کثرت سے پیدا ہونے لگیں: جب بھی انسان وضوء کرے اور نماز ادا کرے، یا پھر کوئی بھی کام کرے تو اس میں اسے شك ہو جائے، تو یہ بھی چھوڑنا ضروری ہے، اور اس کا بھی کوئی اعتبار نہیں کیا جائیگا.

تیسری حالت:

جب عبادت ختم ہونے کے بعد شك پیدا ہو تو جب تك اس میں یقین نہ ہو جائے اس وقت تك شك پر توجہ نہیں دی جائیگی.

اس کی مثال یہ ہے کہ: اگر کسی کو نماز ادا کرنے کے بعد شك ہو کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار تو وہ اس شك کی طرف توجہ نہیں دے گا؛ کیونکہ وہ عبادت سے فارغ ہو چکا ہے، لیکن اگر اسے یقین ہو جائے کہ اس نے صرف تین ہی رکعت ادا کی ہیں تو پھر اگر وقت تھوڑا ہی گزرا ہو تو چوتھی رکعت ادا کر کے سجدہ سہو کرنا ہو گا، لیکن اگر وقت زیادہ گزر چکا ہو تو وہ دوبارہ ساری نماز ادا کرے گا" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (14) سوال نمبر (746).

واللہ اعلم .